© rasailojaraid.com

مولانا سید صباء احسنؒ کی جدائی

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہ جہانِ فانی چند محدود پریشاں سانسوں کا نام ہی ہے اور دنیا میں ہر ذی نفس کی آمد و پرورش دراصل موت ہی کیلئے ہوتی ہے۔ پھر موت سے کسی کو بھی مفر نہیں۔ خواہ کوئی بڑی سے بڑی شخصیت اور عظیم سے عظیم تر انسان کیوں نہ ہو، خدا کے برگزیدہ بندے، انبیاء کرامؑ، صحابہ کرامؓ اور علماء و مشائخ و صلحاء امت دنیا میں تشریف لائے اور پھر راہیانِ ملک بقاء اور واصل بحق ہوئے۔ اور یہ موت و حیات کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔ اسی سلسلہ میں کچھ عرصہ پہلے ملک کی معروف علمی درسگاہ جامعہ احسن العلوم گلشنِ اقبال کراچی کے استاد اور جامعہ کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان مدظلہ کے رفیقِ خاص مولانا سید صباء احسن بھی اس جہان فانی سے عین شباب میں مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوبہ بہار کے سادات خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تقسیم کے بعد آپکے خاندان نے کراچی ہجرت کی، اور یہیں آباد ہوئے، آپکے والد پی آئی اے میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے اور ریٹائر ہونے کے بعد اہل خانہ کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہوئے۔ مگر مولانا صباء احسنؒ کی دین کے ساتھ شغف، محبت اور والہانہ تعلق نے مولانا مرحوم کو کراچی میں ہی قیام کرنے پر آمادہ کیا اور آپ آخری دم تک جامعہ میں درس و تدریس اور اپنے شیخ کی خدمت کرتے رہے۔ حضرت مولانا زرولی خان مدظلہ سے کراچی میں اللہ تعالیٰ دین و تربیت کا بڑا کام لے رہے ہیں۔ یہ آپ ہی کا امتیازی وصف ہے کہ آپ نے درجنوں مریدوں کی اصلاح نفس کیساتھ ساتھ انہیں درس نظامی پڑھنے کی طرف بھی راغب کیا اور کئی افراد کو مولانا صباؒ کی طرح جیدّ عالم دین کے قالب میں ڈھالا۔ ؎

فقط یہ بات کہ ''پیرِ مغاں'' ہے مردِ خلیق — ہجوم زیادہ ہے کیوں شراب خانے میں

اللہ تعالیٰ نے مولانا صباء احسنؒ کو دینی اور دنیاوی دونوں علوم سے نوازا تھا۔ دنیاوی علوم تو مولاناؒ کا گھریلو ورثہ تھا مگر دینی علوم کی طرف آمد اور اپنے قدیم آبائی ورثہ کی تحصیل کیلئے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد زرولی خان مدظلہ ہی سبب بنے۔ آپکو مولانا مدظلہ سے گہری عقیدت تھی اور آہستہ آہستہ یہی عقیدت بعد میں شاگردی کی صورت اختیار کرگئی اور آپ نے درس نظامی پڑھنے کا باقاعدہ فیصلہ کرلیا اور موقوف علیہ تک آپؒ نے حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے فیض حاصل کیا، پھر دورہ حدیث جامعہ بنوری ٹاؤن سے کیا۔ فراغت کے بعد اپنے مادرِ علمی جامعہ عربیہ احسن العلوم میں درس و تدریس کے فرائض سنبھالنے لگے اور بہت جلد اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر درس و تدریس اور انتظامی امور میں وہ مقام حاصل کرلیا جو بہت کم خوش نصیبوں کو نصیب ہوا کرتا ہے اور آخر میں دورہ حدیث کی بڑی بڑی کتابیں بھی آپ پڑھا رہے تھے۔ آپؒ جامع الکمالات شخصیت تھے اور خود کو اپنے شیخ و مرشد کے رنگ میں مکمل ڈبو دیا تھا۔ آپؒ ۱۷ جنوری ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ ۴۲ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ قارئین سے مولانا مرحوم کے لئے دعاؤں کی اپیل ہے۔

© rasailojaraid.com